معطر افضال

حضرت مولانا فضل احمد نقشبندی مجددی رحمہ اللہ علیہ کی روحانی سوانح

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا

ترجمہ: اور اللہ پر بھروسا رکھو، اور اللہ ہی کارساز کافی ہے۔ (الاحزاب: 3)

معطر افضال

حضرت مولانا مولوی فضل احمد نقشبندی مجددی رحمہ اللہ علیہ کی روحانی سوانح

حضرت مولانا مولوی فضل احمد نقشبندی مجددی رحمہ اللہ علیہ کا تعلق استانہ عالیہ جلہاری شریف نزد بانٹھ شریف سے تھا۔

آپ کا نسبی سلسلہ خلیفہ سوم، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔ یہ شجرہ نسب حسب ذیل ہے:

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ → حضرت عبداللہ بن عثمان → حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ → حضرت احمد بن عبدالرحمن → حضرت خلیفہ محمد بن احمد → حضرت اسماعیل بن محمد → حضرت قاضی محمد بن اسماعیل → حضرت عبدالرحیم بن عبدالرحیم → حضرت علاؤالدین بن محمد → حضرت جمال الدین بن علاؤالدین → حضرت تاج الدین بن جمال الدین → حضرت شاہ محمد غوث → حضرت شاہ محمد یٰسین → حضرت شاہ احمد → حضرت شاہ محمد معین → حضرت شاہ محمد عالم → حضرت شاہ کریم → حضرت غلام محی الدین → حضرت مولانا فضل احمد نقشبندی مجددی رحمہ اللہ علیہ

آپ کی ولادت جلہاری شریف کے قریب ایک گاؤں "بانٹھ شریف" میں ہوئی۔ آپ کے والد گرامی کا نام حضرت غلام محی الدین رحمہ اللہ علیہ تھا، جب کہ آپ کے دادا بزرگوار کا نام حضرت مالک شاہ عالم رحمہ اللہ علیہ تھا، جو کہ جلہاری شریف میں سکونت پذیر تھے۔

آپ کے بڑے سگے بھائی حضرت صوفی علی اکبر رحمہ اللہ علیہ تھے۔ حضرت مولانا فضل احمد نقشبندی رحمہ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد فوج میں ملازمت اختیار کی۔ دورانِ ملازمت آپ کو حضرت خواجہ خواجگان خواجہ حافظ محمد عبدالکریم رحمہ اللہ علیہ،

استانہ عالیہ عیدگاہ شریف والہ، سے بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ بیعت کے بعد آپ نے فوجی ملازمت ترک کر دی اور مکمل طور پر راہِ طریقت اختیار فرمائی۔

آپ ذکرِ جہر میں خاص قوت رکھتے تھے اور آپ کے ذکر کی محفلیں دلوں میں سوز اور عشقِ الٰہی کی شمع روشن کر دیتی تھیں۔ حضرت خواجہ حافظ عبدالکریم رحمہ اللہ علیہ ذکرِ جہر کی محفل اس وقت تک شروع نہ فرماتے جب تک حضرت فضل احمد صاحب عیدگاہ شریف نہ پہنچ جاتے۔

آپ کے اوپر تین کتابیں لکھی گئیں:

1. پہلی کتاب: "معطر افضال (فضائل فضل و کرم)"، جو کہ قاسم شاہ صاحب (خطیب بری امام) نے تحریر فرمائی۔
2. دوسری کتاب: "فضل رحمت"، جو کہ حضرت سید مردان علی شاہ صاحب (گجرات) کی فرمائش پر قاسم شاہ صاحب نے ترتیب دی۔
3. تیسری کتاب: "خزینہ فضل و کرم"، جو کہ آپ ہی کے خلیفہ انشائی صاحب نے تحریر فرمائی۔

آپ کی مشہور کرامات میں ایک یہ ہے کہ قاضی عبدالرزاق نقشبندی مجددی اڈیالوی نے آپ کی خدمت میں اولاد کے لیے درخواست پیش کی۔ آپ کی دعا سے ان کو بیٹی، پھر بیٹے عطا ہوئے اور ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی نسل میں برکت عطا فرمائی۔

آپ کے چھ صاحبزادگان تھے:

1. حضرت صاحبزادہ حافظ فضل الٰہی رحمہ اللہ علیہ — آپ خلافت یافتہ تھے لیکن جلدی وفات پا گئے۔
2. حضرت صاحبزادہ کرم الٰہی رحمہ اللہ علیہ — آپ کے ذریعے سلسلہ طریقت جاری رہا۔
3. حضرت صاحبزادہ نور الٰہی رحمہ اللہ علیہ — آپ بھی خلافت یافتہ تھے اور 1984 یا 1985 میں وفات پا گئے۔

ایک بار آپ نے حضرت خواجہ حافظ محمد عبدالکریم رحمہ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ میری اولاد نہیں ہو رہی۔ حضرت قبلہ عالم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمہیں چھ بیٹے عطا فرمائے گا" اور تین کے نام بھی ارشاد فرمائے: فضل الٰہی، کرم الٰہی، اور نور الٰہی۔ بعد میں آپ کو واقعی چھ بیٹے عطا ہوئے، اور انہی ناموں کے مطابق تینوں بیٹوں کو خلافت بھی عطا کی گئی۔

آپ کے دیگر مشہور خلفائے عظام میں یہ نام شامل ہیں:

- حضرت قاضی عبدالرزاق نقشبندی مجددی اڈیالوی
- حضرت مولوی فیض صاحب
- حضرت راجہ عبدالمجید صاحب (علی پور فراش، اسلام آباد)
- حضرت حاجی فضل کریم صاحب (موضع جاتلی، حال مقیم دمیال کیمپ)

حضرت مولانا فضل احمد نقشبندی رحمہ اللہ علیہ کا وصال 11 ستمبر 1974 کو ہوا۔ آپ کی عمر تقریباً 100 سال سے زائد تھی اور آپ نے اپنی زندگی اللہ کے ذکر و فکر، تربیت و ارشاد، اور محبتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں بسر کی۔

حضرت صاحبزادہ کرم الٰہی رحمہ اللہ علیہ نے سلسلہ طریقت کو آپ کے بعد سنبھالا اور اسے احسن طریقے سے جاری رکھا۔ ان کے بعد ان کے چھوٹے بیٹے حضرت صاحبزادہ مسعود الٰہی رحمہ اللہ علیہ نے اس سلسلے کی ذمہ داری سنبھالی، جن کا وصال 11 جنوری 2017 کو ہوا۔

اب یہ روحانی سلسلہ حضرت صاحبزادہ عبدالقادر نقشبندی دامت برکاتہم کے زیرِ نگرانی جاری ہے، جو اپنے اسلاف کے طریقے و ماحول کے مطابق نہایت خلوص و محبت سے اس کو سنبھال رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے فیوض و برکات سے ہمیں مالامال فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا فضل احمد نقشبندی مجددی رحمہ اللہ علیہ کے فیوض و برکات سے ہم سب کو مالامال فرمائے، اور اس عاجزانہ کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین۔